"شریعت پر مبنی قوانین" اور سیکولر طبقہ

[پاکستان کا سیکولر طبقہ اُن قوانین کو "امتیازی قوانین" کا نام دیتا ہے جو ۱۹۷۷ء کے بعد اسلامی شریعت کے حوالے سے نافذ کیے گئے ہیں۔ سیکولر طبقے کو مسیحی مذہبی رہنماؤں کے ساتھ ساتھ دوسرے سرگرم اقلیّتی سیاسی کارکنوں کی حمایت حاصل ہے۔ ۱۷ جون ۱۹۹۴ء کو "ایکشن کمیٹی برائے تحفظ اقلیّتی حقوق" کے زیرِ اہتمام کراچی میں ان قوانین کے خلاف ایک "قومی کانفرنس" منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں پنجاب، سندھ اور بلوچستان سے ۱۱۰ مندوبین نے شرکت کی۔ کانفرنس کی مکمل رپورٹ ماہنامہ "جفاکش" (کراچی) نے شائع کی ہے۔ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے قارئین کے لیے اس کے کچھ حصے ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

کانفرس کے مقاصد حسبِ ذیل تھے۔

- اقلیّتوں کے خلاف امتیازی قوانین پر تبادلۂ خیال کرنا
- امتیازی قوانین کے خلاف جدوجہد کا لائحہ عمل تیار کرنا
- امتیازی قوانین کے خلاف جدوجہد کے لیے قومی پلیٹ فارم کی تشکیل

مقررین نے "امتیازی قوانین اور خصوصاً دفعہ ۲۹۵ - بی اور ۲۹۵ - سی کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اسے انسانی حقوق کا مسئلہ قرار دیا اور رائے دی کہ اِس تحریک کو مذہبی بنیادوں کی بجائے سیاسی و انسانی حقوق کی بنیادوں پر استوار کیا جائے۔"

شرکائے کانفرنس کو چھ گروپوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر گروپ کو غور و فکر کے لیے دو سوال دیے گئے۔ یہ سوال اور گروپس کے جوابات ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۱۔ آپ کے خیال میں اقلیّتوں کے خلاف امتیازی قوانین کی جڑ یا بنیادی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ ۱۔ جداگانہ انتخابات
۲۔ مذہبی تعصّب
۳۔ مذہبی انتہا پسندی
۴۔ مارشل لا کا طویل تاریک دور

سوال نمبر۲۔ اقلیّتوں سے متعلق امتیازی قوانین کے خلاف پُرامن سیاسی جدوجہد کو کن سطحوں پر منظّم کیا جا سکتا ہے۔

جواب۔ ۱۔ مقامی سطح پر
۲۔ قومی سطح پر

۳- قومی سیاسی پارٹیوں اور روشن خیال طبقوں کے ساتھ مؤثر سیاسی مکالمے اور لابنگ کے ذریعے

۴- عالمی سطح پر

"تمام گروپس نے پُرامن سیاسی جدوجہد کے لیے مندرجہ بالا سطحوں پر کام کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے۔ مقامی سطح (محلے اور بستیوں) پر عام لوگوں کو امتیازی قوانین کے بارے میں شعور دینے یا متحرک کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے گئے۔

۱- کارنر میٹنگز

۲- سیمینارز، ورکشاپس، آڈیو، وڈیو

۳- تحریری مواد (اشتہارات، ہینڈ بل، کتابچے وغیرہ) کی اشاعت

امتیازی قوانین کے خلاف قومی سطح پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے لیے تمام گروپس نے مندرجہ ذیل تجاویز دیں۔

۱- وسیع پیمانے پر سیکولر، جمہوری اور ترقی پسند قوتوں کے ساتھ اتحاد

۲- پُرامن جدوجہد کو جاری رکھا جائے۔

۳- اراکین اسمبلی حکومت پر دباؤ ڈالیں۔

سیاسی مکالمے اور لابنگ کے لیے گروپس نے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے۔

۱- قومی سیاسی پارٹیوں سے مذاکرات

۲- اراکین اسمبلی (حزب اقتدار و حزب اختلاف) سے مذاکرات

۳- ملک کے مذہبی رہنماؤں سے مکالمے

عالمی رائے عامہ ہموار کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے گئے۔

۱- عالمی [انسانی] حقوق کی تنظیموں سے رابطے

۲- بین الاقوامی میڈیا کا استعمال

۳- قومی و بین الاقوامی سطح پر پُرامن مظاہرے

۴- ممبران اسمبلی قومی و صوبائی اسمبلیوں میں احتجاجی آواز بلند کریں۔"

کانفرنس کے اختتام پر ایک قومی رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا کام وسیع بنیادوں پر قومی کمیٹی کی تشکیل کے لیے کام کرنا ہے۔ (رپورٹ: ماہنامہ "جفاکش" - کراچی، جولائی ۱۹۹۴ء)